Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۳ رجب ۱۳۹۷ھ ، ۲۱ احسان ۱۳۵۶ ہش ، ۲۱ جون ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۳۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا بے نیاز ہے اسے صادق مومن کے سوا اور کسی کی پرواہ نہیں ہوتی

نیکی وہی ہے جو خدا کی گرفت آنے سے قبل کی جائے۔ بعد از وقت دعا قبول نہیں ہوتی

"خدا بے نیاز ہے اسے صادق مومن کے سوا اور کسی کی پرواہ نہیں ہوتی اور بعد از وقت دعا قبول نہیں ہوتی ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے مہلت دی ہے اُس وقت اُسے راضی کرنا چاہیئے لیکن جب اپنی سیہ کاریوں اور گناہوں سے اسے ناراض کر لیا اور اس کا غضب اور غصہ بھڑک اُٹھا اُس وقت عذابِ الٰہی کو دیکھ کر توبہ اور استغفار شروع کی اس سے کیا فائدہ ہوگا جب سزا کا فتویٰ لگ چکا۔

یہ ایسی بات ہے کہ جیسے کوئی شہزادہ بھیس بدل کر نکلے اور کسی دولتمند کے گھر جا کر روٹی یا کپڑا مانگے اور وہ باوجود مقدرت ہونے کے اس سے مسخری کرے اور ٹھٹھے مار کر نکال دے اور وہ اسی طرح سارے گھر پھرے لیکن ایک کھرو ملا اپنی چارپائی دے کر بٹھائے اور پانی کی بجائے شربت اور خشک روٹی کی بجائے پلاؤ دے اور پھٹے ہوئے کپڑوں کی بجائے اپنی خاص پوشاک اس کو دے تب تم سمجھ سکتے ہو کہ وہ چونکہ دراصل تو بادشاہ تھا اب ان لوگوں سے کیا سلوک کرے گا۔ صاف ظاہر ہے کہ ان کمبختوں کو جنہوں نے باوجود مقدرت ہونے کے اس کو دھتکار دیا اور اس سے بدسلوکی کی سخت سزا دے گا اور اس غریب کو جس نے اس کے ساتھ اپنی ہمّت اور طاقت سے بڑھ کر سلوک کیا وہ دے گا جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔ اسی طرح حدیث میں آیا ہے کہ خدا کہے گا مَیں بھوکا تھا مجھے کھانا نہ دیا۔ مَیں ننگا تھا مجھے کپڑا نہ دیا۔ مَیں پیاسا تھا مگر مجھے پانی نہ دیا۔ وہ کہیں گے کہ یا ربّ العٰلمین کب؟ وہ فرمائے گا فلاں جو میرا حاجتمند بندہ تھا اس کو دینا ایسا ہی تھا جیسا مجھ کو۔ اور ایسا ہی ایک شخص کو کہے گا کہ تُو نے روٹی دی کپڑا دیا۔ وہ کہے گا تُو ربّ العٰلمین ہے تُو کب گیا تھا کہ مَیں نے دیا تو پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ فلاں بندہ کو دیا تھا۔

غرض نیکی وہی ہے جو قبل از وقت ہے اگر بعد میں کچھ کرے تو کچھ فائدہ نہیں۔ خدا وہ نیکی قبول نہیں کرتا جو صرف فطرت کے جوش سے ہو کشتی ڈوبتی ہے تو سب روتے ہیں مگر وہ رونا اور چلّانا چونکہ تقاضائے فطرت کا نتیجہ ہے اِس لئے اس وقت سُود مند نہیں ہو سکتا۔ اور وہ اس وقت مفید ہے جو اس سے پہلے ہوتا ہے جبکہ امن کی حالت ہو۔"

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ احسان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

تاحال دانت کی تکلیف اور گرمی کی شکایت ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب آدم مبلغ انچارج غانا مشن اطلاع دیتے ہیں کہ مبلغینِ اسلام مکرم مولوی عبدالرزاق صاحب بٹ اور مکرم مولوی عبدالرشید صاحب تبسم اِن دنوں بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں دونوں کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل التبشیر ربوہ)

فضلِ عمر درس القرآن کلاس میں شمولیت کے لئے آپ مرکزِ سلسلہ میں کب پہنچ رہے ہیں؟

یاد رہے کہ یہ کلاس ۲۷ جون بوقت سات بجے صبح مسجد مبارک ربوہ میں شروع ہوگی اور ۱۱ جولائی کو اختتام پذیر ہوگی، انشاء اللہ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

آئندہ اتوار ملاقات ہوگی، انشاء اللہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صرف آئندہ اتوار ۲۶ جون/احسان کو بشرطِ صحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوگی، انشاء اللہ۔ احباب صبح ۹ بجے تک تشریف لے آئیں۔ اِس اتوار سے پہلے اور اِس اتوار کے بعد تا اطلاعِ ثانی ملاقات نہیں ہو سکے گی۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور دوستوں سے ملاقات فرما سکیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد • پرنٹر: سید عبدالحی • مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ • مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۱ احسان ۱۳۵۶ ہش
۲۱ جون ۱۹۷۷ء

فعّالیت اور دُور اندیشی کی بُنیادی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو انبیاء کرام علیہم السلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے اندر دو خاص اوصاف پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وہ دو اوصاف ہیں (۱) دور اندیشی اور (۲) انتھک محنت۔ اور پھر فرمایا ہے کہ ان دو اوصاف کے بل بوتے پر سابق بالخیرات بن کر اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور برگزیدہ بندوں میں شمولیت کے شرف سے مشرف ہو سکتے ہیں۔

اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرامؑ میں سے خاص طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی نہایت مقدس و مطہر اولاد کے نمونہ کو بطور مثال پیش کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے اس نمونہ کو ہمیشہ پیش نظر رکھنے اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"وَاذْكُرْ عِبَادَنَآ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ○ إِنَّآ أَخْلَصْنٰهُم بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ○ وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ"

(صٓ آیات ۴۶ تا ۴۸)

ترجمہ: اور یاد کر ہمارے بندوں ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کو جو ہاتھوں والے اور آنکھوں والے تھے۔ ہم نے ان کو ایک خالص بات کے لئے چن لیا تھا اور وہ اصل گھر (یعنی آخرۃ) کی یاد تھی۔ اور وہ سب ہمارے نزدیک برگزیدہ اور بڑی خیر والے لوگ تھے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کے نمونہ کو ہمیشہ یاد رکھنے کی ہدایت فرمائی ہے اور ان کے دو خاص اوصاف کا جو سب انبیاءؑ میں مشترک ہوتے ہیں ذکر کیا ہے وہ اوصاف یہ ہیں کہ وہ ہاتھوں والے اور آنکھوں والے تھے۔ بظاہر ہاتھوں والا اور آنکھوں والا ہونا کسی خاص امتیاز پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ انبیاء کرام ہی نہیں الا ماشاء اللہ سب انسان ہی ہاتھوں والے اور آنکھوں والے ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے یہاں ہاتھوں والا اور آنکھوں والا ہونے سے ان دو اعضاء سے تعلق رکھنے والے دو خاص اوصاف مراد ہیں جن سے ضروری نہیں کہ ہر ہاتھوں والا اور آنکھوں والا متصف ہو۔ ہاتھ اللہ تعالیٰ نے کام کاج کے لئے دیئے ہیں اور اسی طرح آنکھیں دیکھنے کے لئے عطا کی ہیں۔ یہاں "ہاتھوں والے" سے مراد ان کا از حد فعال اور محنتی ہونا ہے اور "آنکھوں والے" سے مراد بصیرت اور دور اندیشی ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر صغیر میں أُولِي الْأَيْدِي کا ترجمہ "بڑے فعال" اور أُولِي الْأَبْصَارِ کا ترجمہ "بڑے دور اندیش" کیا ہے اور وضاحت کے طور پر حاشیہ میں حسب ذیل نوٹ درج فرمایا ہے:۔

"بڑے فعال" أُولِي الْأَيْدِي کا ترجمہ ہے۔ يَدٌ یعنی ہاتھ کام پر دلالت کرتا ہے پس جن کے بہت ہاتھ تھے (سے مراد یہ ہے کہ) درحقیقت وہ بہت کام کرنے والے تھے۔ اور "دور اندیش" أُولِي الْأَبْصَارِ کا ترجمہ ہے کیونکہ "بہت سی آنکھوں" سے مراد دور اندیشی ہی ہو سکتی ہے۔"

(تفسیر صغیر۔ طبع اول صفحہ ۹۵۹)

پس ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے علی الخصوص حضرت ابراہیم، حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کا نمونہ ہمیشہ یاد رکھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے ہوئے ان کے بہت فعال اور دور اندیش ہونے کا بطور خاص ذکر فرمایا ہے اور اس طرح مومنوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ بھی یہ اوصاف اپنے اندر پیدا کریں یعنی وہ بھی فعال اور دور اندیش بنیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اس امر کا بھی ذکر فرمایا ہے کہ ان انبیاء کرامؑ کی فعالیت اور دور اندیشی کس نوعیت کی تھی اور کس غرض اور مقصد کے پیش نظر تھی۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ان کی فعالیت اور دور اندیشی صرف دنیوی امور تک محدود نہ تھی بلکہ ایک بہت ارفع و اعلیٰ مقصد کی خاطر وہ انتہائی فعال اور دور اندیش واقع ہوئے تھے۔ وہ ارفع و اعلیٰ مقصد فلاح اخروی کا حصول تھا۔ ان کی دور اندیشی کا سب سے بڑا ثبوت یہ تھا کہ انھوں نے دنیا کی عارضی زندگی کو آخرت کی دائمی زندگی کے مقابلہ میں یکسر ہیچ جانا اور دائمی زندگی کی فلاح کو اپنا اصل منتہا و مقصود قرار دیا اور پھر اپنی تمام تر فعالیت اور جذبۂ عمل کو اس منتہا و مقصود کے حصول کے لئے وقف کر ڈالا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس کمال دور اندیشی کا ذکر اگلی آیت میں کیا ہے جیسا کہ فرمایا إِنَّآ أَخْلَصْنٰهُم بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ یعنی ہم نے ان کو دار الآخرۃ کو ہمیشہ یاد رکھنے اور اس کی فلاح کی خاطر جد و جہد کرنے کے لئے چن لیا تھا۔ مطلب یہ کہ کمال دور اندیشی کے زیر اثر اس دنیا میں ان کی تمام تر جد و جہد فلاحِ آخرت کے لئے وقف تھی

سو اللہ تعالیٰ نے ذِكْرَى الدَّارِ کے تعلق میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی برگزیدہ اولاد کے دو خصوصی اوصاف (یعنی ان کے أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ہونے) کا ذکر کرکے مومنوں کو یہ تلقین کی ہے کہ وہ ان کے اس نمونہ کو ہر دم اپنے سامنے رکھیں اور فلاح آخرت کے تعلق میں ان دو خصوصی اوصاف سے اپنے آپ کو متصف کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں دور اندیشی کے زیر اثر وہ آخرت کی فلاح کو اپنا مطمح نظر بنائیں اسی پر ہر دم نظر رکھیں اور ایک لمحہ کے لئے بھی اُسے فراموش نہ ہونے دیں۔ اسی طرح فعالیت کے زیر اثر دنیا میں اس طرح زندگی

(باقی صفحہ ۵ پر)

سپاسِ تعزیت اور درخواستِ دُعا

(محترم نواب مسعود احمد خان صاحب، ربوہ)

ہماری والدہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ اور ان کے افراد یعنی مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے احمدی بھائیوں اور بہنوں نے لاتعداد تاروں، خطوط اور قراردادوں کے ذریعہ میرے ساتھ اور فرداً فرداً ہم سب بھائی بہنوں کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

ہم سب بھائی بہنوں کے نام انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی اس کثرت سے تعزیتی تار، خطوط اور قراردادیں موصول ہوئی ہیں اور مسلسل ہو رہی ہیں کہ باوجود خواہش اور کوشش کے ان سب کا فرداً فرداً جواب ارسال کرنا ممکن نہیں ہے۔ احمدی بھائیوں اور بہنوں نے محبت و اخوت اور ہمدردی و غمخواری کے جس بے پناہ جذبہ کا اظہار کیا ہے وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک زبردست نشان ہے۔ حضور علیہ السلام کی بعثت کے طفیل عالمگیر بنیادوں پر جس نئی برادری اور نئی اخوت کی بنیاد پڑی ہے خدائی وعدوں کے بموجب اس میں مسلسل استحکام، وسعت اور گہرائی و گیرائی پیدا ہوتی چلی آ رہی ہے۔ جس طرح خدائی بشارتوں کی حامل ہونے کے باعث حضرت والدہ صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت اور پوری زندگی ایک نشان کی حیثیت رکھتی تھی اسی طرح عالمگیر محبت واخوت اور ہمدردی و غمخواری کے جذبہ بے اختیار کے ایک چشمہ کی طرح پھوٹ نکلنے اور دریا کی شکل میں پھیلتے اور پھیلتے ہی چلے جانے کی وجہ سے آپ کی وفات بھی ایک مہتم بالشان نشان ثابت ہوئی ہے۔

جملہ احمدی بھائیوں اور بہنوں کے اس خداداد جذبۂ محبت والفت کی ہم سب بھائی بہنوں کے دل میں از حد قدر ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی حمد بجا لاتے ہوئے اس کے شکر گزار ہیں اس نے ہی اپنے وعدوں کے بموجب اس جذبہ کو پیدا کرکے اسے ناپیدا کنار وسعتوں کا حامل بنایا ہے۔ میں اپنی طرف سے اور اپنے برادر اکبر محترم محمد احمد خان صاحب نیز ہمشیرگان سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، سیدہ محمودہ بیگم بیگم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور آصفہ بیگم، بیگم کرنل مرزا مبشر احمد صاحب کی طرف سے جملہ جماعت ہائے احمدیہ نیز احمدی بھائیوں اور بہنوں کا پُر خلوص ہمدردی اور دلی تعزیت کے اظہار پر صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں اور بہنوں کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور حسناتِ دارین سے نوازے۔ نیز درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہم سب بھائی بہنوں کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارا بھی حافظ و ناصر ہو اور ہمیں حضرت والدہ صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر گامزن ہونے اور سدا گامزن رہنے کی سعادت سے بہرہ ور کرے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"کفنِ مسیحؑ" کے متعلق عصرِ حاضر کا عظیم الشان انکشاف

حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر سے اُتارے جانے کے بعد زندہ تھے

(مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلغ جرمنی)

(۳)

اب ماتھے میں سے نکلنے والے خون کو لیتے ہیں۔ خون کا یہ دھبہ جو انگریزی ہندسہ تین (3) کے مشابہ ہے صرف اسی صورت میں پیدا ہو سکتا تھا جب جسم پیٹھ کے بل چت لیٹا ہوا ہوتا۔ یہ خون ماتھے میں سے اُس وقت نکلا جب حضرت مسیحؑ کے سر پر سے وہ کانٹوں والا تاج دُور کیا گیا جو یہود نامسعود نے از راہِ تحقیر آپ کے سر پر رکھا تھا۔ ماتھے میں چبھنے والے کانٹے کو نکالنے سے خون کا نکلنا صرف اسی صورت میں ہو سکتا تھا جب حضرت مسیحؑ کا دل حرکت کر رہا ہوتا۔ جسم کے چت لیٹے ہوئے ہونے کی حالت میں یہ خون اپنے زخم سے نکل کر بہ نکلا اور چونکہ سر کے نیچے کی طرف گدّے کی صورت میں کوئی نہ کوئی چیز رکھی ہوگی خواہ وہ والدہ کی ران ہو جس نے از راہِ ترحم اپنے لختِ جگر کے سر کو چند منٹوں کے لئے اپنی گود میں لیا ہوگا یا چادر کا کوئی حصہ تو یہ خون ماتھے کی سلوٹوں میں بہتے ہوئے انگریزی ہندسہ 3 کی صورت میں جمع ہو گیا اور پھر جلد بعد چادر لپیٹے جانے پر اس میں جذب ہو گیا۔

ظاہر ہے کہ یہ عمل دل کی حرکت کے بغیر واقع نہیں ہو سکتا تھا بالخصوص اس صورت میں کہ انسان جب لیٹا ہوا ہو تو ماتھے کی طرف خون کا بہاؤ دل کی مسلسل حرکت کے بغیر ممکن نہیں۔

تیسرے نمبر پر خون کے وہ دھبے ہیں جو سر کے پچھلے حصے سے نکلنے والے خون سے بنے ہیں۔ اب جیسا کہ تصویر کے نقوش سے ظاہر ہے حضرت مسیحؑ کے سر پر لمبے بالوں کا گچھا کندھوں کے نیچے تک چلا جاتا ہے۔ خون جو کانٹوں کے چبھنے سے پیدا ہونے والے باریک سوراخوں سے نکلا بالوں کے گچھے میں سے ہوتے ہوئے نیچے بچھی ہوئی چادر میں جذب ہوتا رہا جو اس امر کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے کہ دل اپنی پوری قوّت سے حرکت کر رہا تھا۔ یہ ایک طبی حقیقت ہے جسے ہر شخص جانتا ہے کہ خون جب بالوں میں جاتا ہے تو بالوں کے ساتھ مل کر کھرنڈ کی صورت میں خشک ہو کر سخت ہو جاتا ہے۔ اگر خون کی مسلسل روانی جاری نہ ہوتی تو ناممکن تھا کہ خون کپڑے میں جذب ہوتا۔ اسی بناء پر یہ قیاس بھی باطل ہے کہ یہ خون وہ ہوگا جو کانٹوں کا تاج پہناتے وقت سر کے اگلے یا پچھلے حصہ سے نکلا ہوگا کیونکہ وہ خون تو کب کا خشک ہو گیا تھا۔ لازماً یہ وہ خون ہے جو وہ تاج اُتارنے کے بعد کانٹوں سے پیدا ہونے والے باریک زخموں سے بہ نکلا اور اگر اس وقت تک حضرت مسیحؑ کی وفات ہو چکی ہوتی تو کانٹے نکالتے وقت خون کا نکلنا ناممکن تھا۔

ایک اور امر جو ان دھبوں کے تازہ اور زندہ خون سے بنے ہونے پر واضح دلیل ہے یہ ہے اور ان سیاہ دھبوں کے گرداگرد ہلکے ہلکے رنگ کے ایسے دائرے نظر آتے ہیں جو ہمیشہ تازہ خون کے کپڑے میں جذب ہونے سے بنتے ہیں۔ اس ضمن پروفیسر سوڈیکا کورڈگلیا (PROF. SUDICA-CORDIGLIA) جو مائی لینڈ۔ اٹلی میں عدلیہ کی طرف سے طبی مشیر رہ چکے ہیں اور اس وقت ٹورین یونیورسٹی میں طبی شعبہ کے پروفیسر ہوتے کے علاوہ وہ "کفنِ مسیح" کے عالمی تحقیقی ادارہ کے ڈائریکٹر بھی ہیں، کی وہ رائے دلچسپی سے خالی نہ ہوگی جو انہوں نے کفنِ مسیح پر تحقیق کے سلسلے میں TV کے سامنے بیان کی۔ وہ گدّی کے نیچے ملنے والے خون کے ان دھبوں پر تبصرہ کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں:۔

"اس خون کا معرضِ وجود میں آنا ایک دلچسپ حقیقت ہے کیونکہ سر کے زخموں سے بہنے والا یہ خون ایک زندہ انسان کے خون کے سوا نہیں ہو سکتا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ خون کے سیاہ دھبوں کے گرد ایسے حلقے موجود ہیں جو خون کے اس سیرم (SERUM) سے پیدا ہوتے ہیں جو زندہ انسان کے جسم سے نکلتا ہے۔"

خون کے یہ دھبے علاوہ حضرت مسیحؑ کی زندگی کا ثبوت بہم پہنچانے کے اس حقیقت کی بھی غمازی کرتے ہیں کہ اس چادر میں لپیٹا جانے والا انسان حضرت مسیحؑ کے سوا اور کوئی نہ تھا کیونکہ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ بنی اسرائیل میں صرف ایک شخص ہی ایسا ہوا ہے جس نے یہود کا بادشاہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور اس بناء پر از راہِ تذلیل صلیب پر لٹکاتے وقت اس کے سر پر کانٹوں کا تاج پہنایا گیا تھا۔

شبیہ کی مکبّر تصاویر پر دائیں پہلو میں اس مقام کی بھی شناخت ہوتی ہے جہاں حضرت مسیحؑ کے صلیب پر لٹکے ہونے کی حالت میں ایک سپاہی نے نیزہ مارا تھا جس کا سرا سینے کے اندر سے گزر کر بائیں پہلو میں کندھے کے ذرا نیچے باہر کی طرف نکل آیا۔ زخموں کے دونوں نشانوں کو ملانے والے خط کے زاویے کی پیمائش اور انسانی سینے کی ایکسرے تصویر کا باہم مقابلہ کرنے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ نیزہ دل کے مقام سے کافی اُوپر رہا۔ گویا بائیبل کے اس بیان سے کہ جب پہلو میں نیزہ مارا گیا تو "فی الفور خون اور پانی بہہ نکلا" پیدا ہونے والے اس گمان کی نفی ہوتی ہے کہ نیزہ دل پر جا لگا جس کے نتیجے میں خون اور پانی کا فوارہ چھوٹ پڑا۔ خون کے ساتھ پانی بہ نکلنے کی یہ امکانی وجہ بھی قابلِ تسلیم نہیں کہ حضرت مسیحؑ کے وفات پا جانے کے بعد ان کا خون کیمیائی تجزیے کے نتیجے میں پانی بن چکا تھا کیونکہ طبی علم میں یہ عمل وفات پانے کے کم از کم چھ گھنٹے بعد سے شروع ہو کر چوبیس گھنٹے تک جاری رہتا ہے اور مسیح جیسا کہ بائیبل ہمیں بتاتی ہے تین گھنٹے سے زائد عرصہ صلیب پر نہ رہے۔ اگر فرض کر لیا جائے کہ صلیب پر سے اُتارے جانے کے ایک گھنٹہ پہلے ان کی وفات ہو چکی تھی تو ایک گھنٹہ کا عرصہ اتنا کم ہے کہ اس میں خون کا کیمیاوی تجزیہ عملاً ناممکن تھا۔ پس لازماً یہ خون اور پانی پہلو پر بنے ہوئے بڑے بڑے آبلوں کے پھٹنے کی وجہ سے ہی ہو سکتا تھا وہ آبلے جو آپ کے جسم پر شدید زدوکوب کے نتیجے میں بن چکے تھے۔

تیسری چیز جس پر تحقیق کی گئی وہ اس چادر کا کپڑا ہے جس میں حضرت مسیحؑ کا جسم صلیب پر سے اُتارے جانے کے بعد لپیٹا گیا۔ ان تصاویر سے جو مسٹر انری نے بہت نزدیک سے لیں کپڑے کی ساخت کا بخوبی علم ہوتا ہے۔ ماہرین کی رائے میں یہ وہ ساخت ہے جو آج سے دو ہزار سال قبل دمشقی ساخت کے نام سے رائج تھی اور جو بعد میں مفقود ہو گئی اس دمشقی ساخت کے کپڑے آج تک مشرقِ وسطیٰ کے بعض عجائب گھروں میں دیکھنے میں آئے ہیں بالخصوص پومپیجی (POMPEJI) کے آثارِ قدیمہ میں اس ساخت کے کپڑے ملے ہیں۔ یہ اٹلی کا وہ شہر ہے جو ۷۹ عیسوی میں آتش فشاں پہاڑ کی زد میں آ جانے سے تباہ ہو گیا تھا۔ باقی یہ سوال کہ آیا کپڑے اتنی مدت تک محفوظ رہ سکتے ہیں؟ ماہرین کے نزدیک اتنا اہم نہیں کیونکہ ایسے کپڑے بھی دریافت ہو چکے ہیں جو پانچ ہزار سال پرانے ہیں۔ خود ٹورین کے مصری عجائب خانہ میں کئی ہزار سال پرانے کپڑے موجود ہیں جن کے ریشوں اور بُنتی کی ساخت کو اپنی اصلی حالت میں اب بھی صفائی کے ساتھ دیکھا جا سکتا ہے۔

یہاں تک محققین کی اس تحقیق کا خلاصہ ہے جو انہوں نے گزشتہ چالیس سالوں میں مکمل کی ہے اور جس کے نتائج پبلک کے سامنے پہلی بار ۱۹۶۹ء میں آئے۔

مصنف نے یہ تحقیق بیان کرنے کے بعد بائیبل میں سے بعض ایسے مقامات تلاش کئے ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صلیبی فرضی موت کے بعد مسیحؑ کا دوبارہ دکھائی دینا اور ان کا طرزِ عمل اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ دراصل ان پر موت وارد ہی نہ ہوئی تھی۔

سب سے پہلے اس نے یونس نبی کے ساتھ حضرت مسیحؑ کی اس مماثلت کو پیش کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے جو خود حضرت مسیحؑ نے بیان فرمائی اور اسے اپنے لئے ایک بہت بڑا نشان قرار دیا وہ بائیبل کے الفاظ میں یوں ہے کہ جب یہود نے حضرت مسیحؑ سے نشان طلب کیا تو ان کے جواب میں آپ نے فرمایا :-

"اس زمانہ کے بُرے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں مگر یوناہ نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا کیونکہ جیسے یوناہ تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا"

(متی ۱۲/۳۸۔۴۰)

ان الفاظ کو بیان کرنے کے بعد مصنف یوں استدلال کرتا ہے کہ پیشگوئی کا زور یا "جیسے یونس نبی مچھلی کے پیٹ میں رہا" پر ہو سکتا ہے اور یا "تین اور تین رات" پر - پہلی صورت میں مماثلت اس حالت کے اعتبار سے ہوگی جو یونس نبی کی مچھلی کے پیٹ میں رہی - دوسری صورت میں وقت کے اعتبار سے ہوگی - دوسری صورت کی مماثلت بالبداہت باطل ہے کیونکہ یونس نبی مچھلی کے پیٹ میں تین دن اور تین راتیں رہے جبکہ حضرت مسیحؑ صرف دو راتیں اور ایک دن - جمعہ کی شام کو انہیں صلیب پر سے اُتارا گیا اور اتوار کی صبح کو وہ جگہ خالی پائی گئی جہاں انہیں رکھا گیا تھا لہذا لازماً مشابہت پہلی صورت کی ٹھہرتی ہے یعنی جس طرح یونس نبی مچھلی کے پیٹ میں زندگی کی حالت میں رہے اسی طرح وہ خود بھی زمین کے اندر زندگی کی حالت میں رہیں گے - اگر یہ تسلیم نہ کیا جائے تو سارا نشان ہی غلط ٹھہرتا ہے -

اس کے بعد دوسرا حوالہ وہ پیش کیا ہے جس میں آتا ہے کہ جب مریم مگدلینی اتوار کی صبح کو حضرت مسیحؑ کی تلاش میں اس مقام پر آئیں جہاں انہیں رکھا گیا تھا تو اس نے حضرت مسیحؑ کو باغبان کے لباس میں دیکھا - مصنف اس سے یہ استدلال کرتا ہے کہ حضرت مسیحؑ کا یہ حلیہ اختیار کرنا عین بشری تقاضے کے ماتحت تھا - کیونکہ جیسا کہ چادر پر مرتسم شبیہہ سے پتہ چلتا ہے حضرت مسیحؑ کے جسم پر سوائے ایک چھوٹے سے تہ بند کے جو آپ کے اعضاء مخصوصہ کو چھپائے ہوئے تھا اور کوئی کپڑا نہ تھا - چنانچہ جب وہ اپنی غشی سے بیدار ہوئے ہوں گے تو باہر نکلنے کے لئے سب سے پہلی ضرورت انہیں اپنا جسم ڈھانکنے کی پیش آئی ہوگی - اس وقت اور کوئی چارہ نہ پاتے ہوئے انہوں نے یہی کیا کہ گتسمنی کے اس باغ میں جہاں ان کو رکھا گیا تھا باغبان کے اُترے ہوئے کپڑے پہن لئے ہوں گے اور بعد میں شاگردوں کے ہاتھ واپس کر دیئے ہوں گے - اُن کا یہ عمل عین بشری تقاضے کے ماتحت ایک عام انسان جیسا تھا نہ کہ اُس شخص کا سا جو اپنی فوق البشر قوت سے مر کر جی اُٹھتا ہے -

تیسرا حوالہ وہ ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ حضرت مسیحؑ نے شاگردوں کے پاس پہنچ کر کچھ کھانے کے لئے طلب کیا جس پر انہوں نے آپ کو بھونی ہوئی مچھلی پیش کی جو انہوں نے ان کے سامنے نوش فرمائی - مصنف کے نزدیک حضرت مسیحؑ کا یہ عمل بھی ایک عام انسان کا سا تھا -

چوتھے نمبر پر حضرت مسیحؑ کا اپنے حواری تھوما کو اپنے زخم دکھانا ہے - اس سے مصنف نے یہ استدلال کیا ہے کہ حضرت مسیحؑ ہر لحاظ سے شاگردوں پر یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ وہ گوشت اور پوست سے بنے ہوئے وہی بشر ہیں جو چند دن پہلے تھے اور اسی دردناک حالت میں وہ غار کے اندر موجود رہے -

آخر میں مصنف مذکور بائیبل کے اس بیان پر کہ جس میں حضرت مسیحؑ کو بادلوں میں سے گزر کر آسمان کی طرف اُٹھتے ہوئے بتایا گیا ہے تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ جب تک یہ ثابت نہ کیا جائے کہ مسیحؑ کی صلیبی فرضی موت کے بعد کی زندگی مافوق البشر حالت تھی جس کی بائیبل نفی کرتی ہے - اس وقت تک یہ واقعہ جنّ بھوتوں کے قصوں سے زیادہ کوئی وقعت نہیں رکھتا - یہی وجہ ہے کہ آج کروڑہا عیسائی ایسے ہیں جو اس واقعہ کو مبنی بر حقیقت تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک حضرت مسیحؑ محض ایک انسان تھے اور انسان ہی رہے اور تمام بشری تقاضوں کے ماتحت تھے - اگر وہ ایسے نہ ہوتے تو نجات دہندہ بھی نہیں ٹھہر سکتے تھے کیونکہ ان کا نجات دہندہ ہونا اس بات پر موقوف تھا کہ انہوں نے دوسروں کی خاطر دکھ اُٹھایا اور اپنے خون کی قربانی پیش کی -

جیسا کہ قارئین پر واضح ہوگا "کفنِ مسیح" پر کی جانے والی اس سائنسی تحقیق کی تائید میں مصنف نے بائیبل میں سے جس قدر دلائل پیش کئے ہیں وہ سب کے سب بعینہٖ وہی ہیں جو آج سے پچاسی سال قبل بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے دنیا کے سامنے مسیحؑ کے صلیبی موت سے بچ نکلنے کے حق میں پیش کئے تھے - اس وقت جبکہ ابھی "کفنِ مسیحؑ" کی پہلی تصویر کشی بھی نہیں ہوئی تھی لیکن خدا تعالیٰ کے اس فرستادہ نے قرآن کریم کی صداقت اور عظمت کی روشنی میں اس وقت یہ اعلان فرمایا کہ حضرت مسیحؑ نے صلیب پر ہرگز وفات نہیں پائی بلکہ زندہ اُتارے گئے تھے اور اسی زندگی کی حالت میں وہ زمین کے اندر رکھے گئے اور یہ کہ آپ کے صلیب پر مرنے اور دوبارہ جی اُٹھنے کا عقیدہ ایک افسانے سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا - اس وقت عیسائی دنیا نے ہر قسم کے ہتھیاروں سے آپ کا مقابلہ کیا مگر اس کے ٹھیک چالیس سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے خود عیسائیوں کے ہاتھوں ایسا دستاویزی نشان بہم پہنچا دیا جس نے قرآن کریم کی صداقت (مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ) کو روزِ روشن کی طرح ثابت کر دیا ⁂

حل شدہ پرچہ جات!

مرکزی امتحان خدام الاحمدیہ ہو چکا ہے - قارئین کرام سے التماس ہے کہ وہ جلد سے جلد حل شدہ پرچے مرکز میں بھجوائیں -

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس

۲۷ جون سے صرف دو ہفتہ کے لئے قرآن مجید کی تعلیم کے لئے کلاس لگائی جا رہی ہے - آنے والی طالبات ۲۶ جون کو ربوہ پہنچ جائیں اور اپنا نام رجسٹر پر لکھوا دیں - چونکہ مہمان خانہ ابھی مکمل نہیں ہوا اس لئے اس دفعہ جو طالبات آئیں وہ رہائش کا اپنا انتظام کریں -

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

عزیزم ہارون الرشید خان ولد عبدالرشید خان صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ بشریٰ بیگم بنت مکرم قاضی منظور احمد صاحب دارالبرکات ربوہ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی محمد احمد صاحب فاضل دارالصدر غربی نے بتاریخ ۱۸/۶/۷۷ مکرم قاضی منظور احمد صاحب کے مکان پر بعد از نماز عصر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے - آمین

(صوبیدار نذر حسین (ریٹائرڈ) الوقار فیکٹری ایریا ربوہ)

شکریہ احباب و درخواست دعا

میرا عزیز بیٹا ملک حمید احمد ایم - اے پچھلے دنوں سویڈن میں فوت ہو گیا تھا - انا للہ وانا الیہ راجعون - اس کی نعش سویڈن سے پاکستان آئی اور ربوہ میں پہنچی - مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا - بعد تدفین مکرم مولوی دوست محمد صاحب نے ہی دعا کرائی -

بہت سے عزیزوں اور دوستوں کے تار، خطوط موصول ہوئے ہیں چونکہ میں بیمار ہوں فرداً فرداً جواب نہیں دے سکتا میری طرف سے ان تمام عزیزوں اور دوستوں کا بہت بہت شکریہ جنہوں نے تعزیت فرمائی اور میرے ٹوٹے ہوئے دل کو ڈھارس دی - (ملک برکت علی امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد)

فہرست چندہ دہندگان مہمان خانہ مستورات

(قسط نمبر ۱۳)

چندہ دہندگان مہمان خانہ مستورات کی تفصیل ۱۹۷۶ء تک کی ذیل میں شائع جا رہی ہے۔ ۳۱ مئی ۱۹۷۷ء تک اس مد میں کل چندہ ۶۷-۲۲۳،۱۶۶ جمع ہو چکا ہے لیکن خرچ سوا دو لاکھ کے قریب ہو چکا ہے۔ جو بہنیں چندہ دے چکی ہیں ان سے درخواست ہے کہ اس مد میں اور دیں اور جنہوں نے نہیں دیا وہ بھی شامل ہو کر مہمانوں کی خدمت میں حصہ لیں۔ مہمان خانہ مکمل ہو کر فضل عمر تعلیم القرآن کلاس، سالانہ اجتماع اور سالانہ جلسہ پر آنے والی مستورات اس سے فائدہ اٹھائیں۔ انشاء اللہ۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مکرمہ فرحت افزا صاحبہ اہلیہ یوسف مبشر صاحب	اسلام آباد	۱۵/-
" خالدہ صاحبہ اہلیہ دلشاد صاحب	اسلام آباد	۱۰/-
" امۃ الرشید عابدہ صاحبہ اہلیہ ارشاد احمد صاحب	"	۱۰/-
" ریحانہ نسرین صاحبہ ہمشیرہ " "	"	۱۰/-
" نعیمہ صاحبہ اہلیہ ملک صادق احمد صاحب	"	۲۰/-
" نعیمہ بیگم صاحبہ " یامین صاحب	"	۱۰/-
" ساجدہ صاحبہ " شریف احمد صاحب	"	۱۰/-
" اہلیہ صاحبہ اسرائیل صاحب	"	۱۰/-
" " " احمد صاحب	"	۱۰/-
" منیری صاحبہ اہلیہ منظور احمد صاحب بولان ریڈیو	"	۲۰۰/-
" عذرا بیگم صاحبہ اہلیہ مبارک احمد صاحب ہاشمی	"	۱۰۰/-
" فریدہ صاحبہ " کرنل ثروت صاحب	"	۵۰/-
" امۃ الکریم صاحبہ " شیخ طلعت صاحب	"	۲۰/-
" کنیز بیگم صاحبہ " نعمت اللہ صاحب	"	۲۵/-
" سعیدہ بیگم صاحبہ " مشتاق احمد صاحب سدو	"	۱۰/-
" کلثوم بیگم صاحبہ " کرنل ملک ستار بخش صاحب	"	۵۰/-
" بشریٰ بیگم صاحبہ " محمد یوسف صاحب نقالچری	"	۱۰/-
" نصیرہ صاحبہ " مبشر احمد صاحب ساہی	"	۱۰/-
" رسول بیگم صاحبہ " چوہدری عبد الغفور صاحب مرحوم	"	۲۰/-
" اہلیہ صاحبہ " مسعود احمد ریحان صاحب	"	۱۰/-
" صدیقہ صاحبہ " چوہدری علیم الدین صاحب	"	۵۰/-
" ثروت صاحبہ " ایس ڈی ناظم صاحب	"	۱۰/-
" اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر تقی الدین صاحب	"	۲۰/-
" جمیلہ شہناز صاحبہ اہلیہ عبد الخالق صاحب	"	۱۰/-
" امۃ الکریم لطیف صاحبہ " ایم اے لطیف	"	۱۰۰/-
لجنہ اماء اللہ	اسلام آباد	۳۵/-
مکرمہ خورشید صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب	سرگودھا	۵۰۰/-
" صالحہ خاتون صاحبہ	"	۲۰/-
" امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ قریشی محمد اسحاق صاحب	"	۲۰/-
" امۃ المجید صاحبہ " عطاء اللہ صاحب	"	۵۰/-
" ولایت بیگم صاحبہ " چوہدری عبد الکریم صاحب	"	۶۰/-
مکرمہ احمدی بیگم صاحبہ	سرگودھا	۱۰/-
" امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ محمود انور صاحب	سرگودھا	۵۰/-
" مسعودہ بیگم صاحبہ	"	۱۰۰/-
" عفت سلطانہ صاحبہ بنت حافظ عبد العزیز صاحب	سرگودھا	۵۰/-
" نسرین پراچہ صاحبہ بنت فضل رحمٰن پراچہ صاحب مرحوم از طرف والدہ صاحبہ مرحومہ	سرگودھا	۳۰۰/-
" لیڈی ڈاکٹر نصیر بیگم صاحبہ	سرگودھا	۲۰۰/-
" رحمت النساء بیگم صاحبہ اہلیہ محمد عالم صاحب	"	۱۰/-
" سکینہ بیگم صاحبہ عبد السمیع صاحب نون	"	۱۰۰/-
" بشارت بیگم صاحبہ محمد ابراہیم صاحب	"	۲۰/-
" عابدہ صاحبہ بنت صوبیدار صلاح الدین صاحب	"	۲۰/-
" قیصرہ مسلم صاحبہ	"	۱۰/-
" امۃ السلام صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبد الغفور صاحب	"	۴۰۰/-
" امۃ الودود صاحبہ " مہر نیاز احمد	"	۱۰/-
" صدیقہ بیگم صاحبہ " محمد عامل صاحب	"	۲۰/-
" اہلیہ صاحبہ قریشی محمود الحسن صاحب	"	۱۰/-
" امۃ اللہ جان اشرف صاحبہ	"	۲۱/-
لجنہ اماء اللہ	"	۵/-
" "	دار الرحمت وسطی۔ ربوہ	۳۰/-
" "	منگلا ڈیم۔ جہلم	۲۴۵/-
" "	چک ۲۰۳ ر ب مانانوالہ لائلپور	۲۱/-
" "	چک ۲۱۹ گنڈا سنگھ والا "	۴۸۱/-
مکرمہ بیگم صاحبہ قاضی اختر احمد صاحب	ملتان	۱۰۰/-
" " بشیر صاحب	جینکو	۱۰۰/-
" " سلیم یوسف صاحب	"	۳۰/-
" " عبد الحفیظ صاحب ایڈووکیٹ	"	۲۵/-
" حمیدہ صاحبہ بنت صوفی غلام محمد صاحب	"	۲۰/-
" اہلیہ صاحبہ میر مشتاق احمد صاحب	لاہور	۵۰۰/-
" لبنیٰ سعیدہ صاحبہ اہلیہ میر حبیب احمد صاحب	لاہور	۲۵۰/-
" اہلیہ صاحبہ ملک رشید صاحب	"	۱۰۰/-
" فرخندہ اسلم صاحبہ	"	۱۰۰/-
مکرمہ اصغری اللہ بخش صاحبہ	لاہور	۵۰/-
" اہلیہ صاحبہ سعید صاحب	"	۲۵/-
" طلیعہ مشتاق صاحبہ	"	۵۰/-
" ناہید اعجاز صاحبہ	"	۲۵/-
" ثریا داؤد صاحبہ	"	۱۰/-
" اہلیہ اعجاز ہاشمی صاحبہ	"	۵۰/-
" والدہ صاحبہ فاروق صاحب	"	۱۰/-
" اہلیہ حفیظ یزدانی صاحب	"	۱۰/-
" زکیہ یزدانی صاحبہ	گلبرگ لاہور	۱۰/-
" اہلیہ صاحبہ مرزا رحمت اللہ صاحب	گلبرگ لاہور	۲۰/-
" " چوہدری ضیاء اللہ صاحب	"	۱۰/-
" " راجہ علی محمد صاحب	"	۱۰/-
" " مبین صاحب	"	۵۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۱۴۰/-
چندہ ضلع سیالکوٹ		۲۶۰/-
مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ چوہدری عبد اللطیف صاحب	ملتان	۱۰۰/-
" خورشید انور صاحب سہگل	ملتان	۵/-
" ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری منور احمد صاحب	"	[illegible]
" شاہدہ صاحبہ بنت "	"	۸/-
" قیصر "	"	۳۰/-
" ناصرہ افتخار صاحبہ	"	۱۰۰/-
" والدہ صاحبہ رانا خالد صاحب	"	۱۰/-
" اہلیہ صاحبہ بابا اسماعیل صاحب	"	۱۰/-
" " سلیم یوسف	"	۲۰/-
" امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ محمد امین صاحب	"	۱۰/-
" زیب ملوچ صاحبہ	"	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۵/-

میزان: ۵۶۷۱-۰۰

سابقہ وصولی: ۴۳۷۰۶-۰۰

کل میزان ۳۱؍۵؍۷۶ تک: ۴۹۳۷۷-۰۰

خدام کے امتحانات ہو چکے ہیں۔ قائدین کرام حل شدہ پرچے جلد بھجوائیں:

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ

۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے!

کیور ہیومیڈ لسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

ربوہ فون نمبر ۶۰۶

اداریہ: بقیہ صفحہ ۲

بقیہ صفحہ ۲

گزاریں کہ ہر دم توشۂ آخرت جمع کرنے میں لگے رہیں اور کسی حال میں بھی اس سے غافل نہ ہوں۔ وہ جو قدم بھی اٹھائیں فلاح اخروی کے پیش نظر اٹھائیں یعنی ایسا کوئی کام نہ کریں جو انہیں فلاح اخروی سے محروم کرنے والا ہو۔ الغرض وہ اپنے ان دو اوصاف فعالیت اور دور اندیشی کی وجہ سے رضاء الٰہی کی راہوں پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو وہ بھی اپنی استعداد کے مطابق اِنَّھُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ کے مصداق بن جائیں گے یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں برگزیدہ اور بڑی خیر والے قرار پائیں گے۔

ایسے لوگوں کے لئے ہی بہترین انجام مقدر ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسی سورۃ میں آگے چل کر فرماتا ہے:۔

"ھٰذَا ذِکْرٌ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَۃً لَّھُمُ الْاَبْوَابُ ۝"

(ص۔ آیات ۵۰-۵۱)

ترجمہ: یہ (تذکرہ ان لوگوں کے نقش قدم پر چلنے کے لئے) ایک یاد دہانی ہے اور متقیوں کے لئے یقیناً نہایت اعلیٰ قسم کا ٹھکانہ مقرر ہے (یعنی) ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن کے دروازے ہمیشہ ان کے لئے کھلے رہیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احبابِ جماعت سے ایک ضروری درخواست

(مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔اے مبلغِ اسلام جاپان)

ماہ مارچ ۱۹۷۷ء میں جاپان میں پہلی بار اسلامی لٹریچر کی نمائش "ورلڈ آف اسلام" منعقد کی گئی تھی جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے بے حد کامیاب رہی اور اس کے بہت مفید اور اچھے نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ ارادہ ہے کہ ہر سال یہ نمائش پہلے سے بہتر اور وسیع تر صورت میں منعقد کی جائے۔ آئندہ سال کی نمائش میں کتب و رسائل وغیرہ کے علاوہ عالمِ اسلام کی مساجد کی تصاویر بھی شامل کرنے کا ارادہ ہے۔ اس غرض سے یہ کوشش ہے کہ اکنافِ عالم کی مساجد کی زیادہ سے زیادہ تصاویر میسر آسکیں اور یہ امر زائرین کے لئے دلچسپی کا باعث ہونے کے ساتھ ساتھ عالمِ اسلام کی وسعت اور شوکت کا آئینہ دار ہو۔

اس سلسلہ میں احبابِ جماعت سے خواہ وہ کسی ملک میں یا دُنیا کے کسی کونہ میں ہوں عاجز کی یہ درخواست ہے کہ مشن ہذا کو اپنے ملک، علاقہ اور شہر کی مساجد کی تصاویر ارسال فرمائیں۔ تصاویر رنگین اور غیر مطبوعہ یعنی تصویری کاغذ پر ہوں تو بہتر ہے۔ یہ صورت نہ ہو سکے تو مطبوعہ اور عام تصویر ہی بھجوا دی جائے۔ سائز جس قدر بڑا ہو سکے بہتر ہے۔ تصویر کے ساتھ مسجد کا نام، شہر اور ملک کا نام نیز ہو سکے تو سنِ تعمیر بھی لکھ دیں۔

جملہ احبابِ جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ اس کارِ خیر میں محض للہ تعاون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین۔

جاپان مشن کا پتہ درج ذیل ہے:۔

AHMADIYYA MUSLIM MISSION
CENTRAL P.O. BOX 1482
TOKYO (JAPAN)

انصار اللہ کے مرکزی اجتماع کی تاریخیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ کے بیسویں مرکزی سالانہ اجتماع کے لئے ۲۸، ۲۹، ۳۰ر اکتوبر ۱۹۷۷ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ احبابِ جماعت اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرماویں نیز دعا کریں کہ اس اجتماع کے انعقاد میں کسی قسم کی کوئی روک پیدا نہ ہو۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

شکریہ احباب

میرے بڑے بھائی مکرم انشاء اللہ خان صاحب لاہور کی وفات پر جو ۱۳، ۱۴ر جون کی درمیانی شب کو واقع ہوئی بذریعہ خطوط اور زبانی تعزیت کا سلسلہ احبابِ جماعت کی طرف سے بکثرت جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو بہترین جزاء دے۔ خاکسار اپنی طرف سے اور اپنے مرحوم بھائی کی اہلیہ صاحبہ اور ان کی سب اولاد کی طرف سے احبابِ جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

(خاکسار عبد الحمید آصف ایم۔اے کوہ نور ٹیکسٹائل ملز لائلپور)

درخواستِ دُعا

میرے بھتیجے عزیزم ڈاکٹر عبد الماجد کی بچی کو اب پہلے کی نسبت قدرے افاقہ ہے لیکن اس کی حالت ابھی تک خطرے میں ہے۔ بزرگانِ سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو معجزانہ طور پر شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(امۃ الغنی اہلیہ شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل ربوہ)

احمدیہ مسلم مشن لندن کی طرف سے L.B.C. ریڈیو پر اسلام کی نمائندگی

مکرم منیر الدین صاحب شمس مبلغ لندن مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

LONDON BROAD CASTING نے اسلام پر ایک پروگرام پیش کرنا تھا۔ اس سلسلہ میں وہ پانچ چھ افراد سے انٹرویو لینا چاہتے تھے خاکسار نے اس کا انتظام کیا۔ میرے علاوہ دوسرے متعدد دوستوں کے بھی انہوں نے انٹرویو ریکارڈ کئے۔ محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن کا بھی انٹرویو ریکارڈ کیا گیا۔ یہ پروگرام ۲۲ر مئی کو L.B.C. ریڈیو سے نشر کیا گیا اور اس کے نتیجہ میں لاکھوں لوگوں کو تبلیغِ اسلام کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ الحمد للہ۔

(وکالتِ تبشیر ربوہ)

دُعائے مغفرت

۱۔ مکرم مرزا عارف بیگ صاحب ابن مکرم مرزا منیر اللہ بیگ صاحب مورخہ ۲۴/۵/۷۷ کو B.R.B نہر میں ڈوب کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مورخہ ۲۶/۵/۷۷ کو نعش ملی اور اسی روز پتوکی میں سپردِ خاک کیا گیا۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ خدام الاحمدیہ کا جو بھی کام اُن کے سپرد کیا گیا احسن رنگ میں نبھاتے۔ احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(مرزا محمد یوسف نیّر مربی سلسلہ ضلع قصور)

۲۔ خاکسار کا لڑکا عزیزم علم دین بعمر ۳۶ سال مورخہ ۶/۶/۷۷ کو ایک ناگہانی حادثہ میں وفات پا گیا ہے، انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کے چھ کمسن بچے ہیں۔ احبابِ جماعت سے مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے درخواستِ دعا ہے خدا تعالیٰ اس کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور اس کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(محمد بوٹا والد علم دین مرحوم۔ محلہ دار النصر شرقی ربوہ)

ضرورت اکاؤنٹنٹ

خورشید یونانی دواخانہ میں کمرشل اکاؤنٹ جاننے والے ایک اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے تجارتی حساب کتاب کے ماہر ریٹائرڈ دوست کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ تجربہ اور قابلیت کے مطابق ہوگی۔ درخواست امیر مقامی کی تصدیق سے ارسال فرماویں۔

المشتھر: مینیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

مقابلہ مضمون نویسی کی آخری تاریخ میں التواء

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام مقابلہ مضمون نویسی بعنوان "سوانح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (شعب ابی طالب)" کی آخری تاریخ ترسیل ۳۰ر جون سے بڑھا کر ۳۱ر جولائی کر دی گئی ہے تا کہ خدام اس مزید وقت سے کما حقہٗ استفادہ کر کے زیادہ سے زیادہ تعداد میں مقالے ضبطِ تحریر میں لا کر مرکز میں ارسال فرمائیں۔

قائدینِ کرام سے التماس ہے کہ خدام میں اس مقابلہ میں شمولیت کے لئے مؤثر تحریک فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

الیکٹرو ہومیو پیتھک ادویات

سے

شدید تکلیف دہ۔ پرانے۔ ضدی۔ مُہلک اور لاعلاج تصوّر کئے جانے والے امراض کے علاج کے لئے۔

— دن رات سروس —

انسانیت کے خادم

النّور ہسپتال ۳۵/۵ پیپلز کالونی لائلپور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴